# گرمی کا موسم

## اور اس کے شرعی آداب

رسالہ ہذا میں گرمی کے موسم کی حقیقت اور اُس کے آداب و مسائل کو احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے، نیز اُس کے فوائد و مَنافع اور اس میں کی جانے والی کوتاہیوں کو واضح کیا گیا ہے جسے پڑھ کر ہم اپنے گرمی کے ایّام کو قیمتی اور سنّت کے مطابق بنا سکتے ہیں اور بہت سی غلطیوں سے بچ سکتے ہیں۔

مرتب

مُفتی محمد سلمان زاہد

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی۔ اُستاذ جامعہ انوار العلوم شادباغ ملیر

مکتبہ اُمِّ احسن ملیر کراچی

# ﴿فہرستِ مَضامین﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# گرمی کے اِسلامی آداب

☆..............☆..............☆..............☆

## گرمی کی حقیقت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جہنم نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی "رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا،فَأْذَنْ لِي أَتَنَفَّسْ"یعنی اے میرے پروردگار! میرا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے،پس مجھے سانس لینے کی اِجازت مَرحمت فرمایئے، اللہ تعالیٰ نے اُسے دو سانس لینے کی اِجازت دیدی،ایک سانس سردی میں اور دوسری گرمی میں۔پس تم لوگ جو سردی کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہو تو وہ جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے اور جو گرمی کی تپش محسوس کرتے ہو وہ بھی جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔(مسلم:617)

ایک روایت میں ہے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"إِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ"بیشک گرمی کی شدّت جہنم کی تپش میں سے ہے۔(بخاری:539)

گرمی کے موسم کے بارے میں چند اہم آداب اور اِسلامی تعلیمات ذکر کی جارہی ہیں، جن پر عمل کرکے اِن شاء اللہ ہم اِس موسم کو اپنے لئے رحمتوں اور برکتوں کے سمیٹنے کا ذریعہ بناسکتے ہیں۔اِنہیں پڑھئے، سمجھئے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔(آمین)

## پہلا ادب: صبر اور تسلیم ورضاء:

سردی و گرمی ہو یا خزاں اور بہار، سب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور ان میں سے ہر موسم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے نجانے کتنی خیریں اور بھلائیوں کو پنہاں کرر کھا ہے، اِس لئے بندوں کو کاکام یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے مالک اور پروردگار کے فیصلے پر دل وجان سے راضی رہیں، اور زبان و قلب سے کسی بھی قسم کا گلہ و شکوہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ﴾۔(البقرۃ:216)یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُرا سمجھو حالآنکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو حالآنکہ وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔(آسان ترجمہ قرآن)

## ہوا کو بُرا کہنے کی مُمانعت:

تند و تیز ہوا چل رہی ہو یا آندھی اور طوفان کے جھکڑ چل رہے ہوں یا سرد اور گرم ہوائیں چل رہی ہوں اور جسم اور صحت کیلئے ناخوشگوار اور مضر ثابت ہو رہی ہوں، بہر حال اُنہیں بُرا نہیں کہنا چاہیئے۔ روایاتِ ذیل میں اس کی صراحت کی گئی ہے:

نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک کا واقعہ ہے کہ ایک شخص کی چادر ہوا کی وجہ سے گر گئی، اُس نے (غصہ میں آکر) ہوا کو لعنت دیدی، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہوا پر لعنت نہ کیا کرو، اِس لئے کہ یہ تو اللہ کے حکم کے تابع ہے (اُسی کے حکم سے چلتی ہے) بے شک جو شخص کسی پر لعنت کرے اور (جس پر لعنت کی گئی ہے وہ) لعنت کا اہل نہیں تو لعنت خود اُسی لعنت کرنے والے پر لوٹ جاتی ہے۔(ابوداؤد:4908)

ایک اور روایت میں ہے: ہوا کو بُرا مت کہا کرو، پس جب تم (ہواؤں کے چلنے میں) کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھو تو یہ دعاء مانگو: «**اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ**» اے اللہ! ہم آپ سے اِس ہوا کی خیر و بھلائی اور جو کچھ اِس میں خیر ہے اُس کا سوال کرتے ہیں اور اِس ہوا کو جس کا حکم دیا گیا ہے اُس کی خیر کا سوال کرتے ہیں، اور اے اللہ! اِس ہوا کے شر سے ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں اور جو کچھ اِس میں شر کا پہلو رکھا گیا ہے اُس سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں اور اِس ہوا کو جس کا حکم دیا گیا ہے اُس کے شر سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں۔(ترمذی:2252)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل کرتے ہیں: ہوا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملنے والی ایک راحت ہے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی راحت رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی، پس جب تم یہ (آندھی وغیرہ) دیکھو تو اُسے برا مت کہا کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔(ابوداؤد:5097)

**دوسرا ادب: عافیت کی دعاء:**

گرمی کا موسم ہو یا کوئی بھی حالت، اِنسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرنا اور کرتے رہنا چاہیئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے: اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز ایسی نہیں مانگی گئی جو اُس کے نزدیک عافیت سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔(ترمذی:3548)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ منبر پر کھڑے ہو کر یہ اِرشاد فرمایا: ایمان و تصدیق کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر کسی چیز سے نہیں نوازا گیا۔(ترمذی:3558)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی دعاء سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اپنے رب سے دنیا و آخرت کی عافیت اور معافی کا سوال کرتے رہو، وہ شخص پھر اگلے دن آیا اور وہی سوال دہرایا تو آپ ﷺ نے وہی جواب مرحمت فرمایا، وہ شخص پھر تیسرے دن آیا اور وہی سوال کیا، آپ ﷺ نے وہی جواب اِرشاد فرمایا، اور پھر اس کی وجہ بیان فرمائی کہ جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت سے نواز دیا گیا تو سمجھ لو کہ تم فلاح و کامیاب ہوگئے۔(ترمذی:3512)

## عافیت کی چند مسنون دعائیں:

**اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ**۔(ابوداؤد:1425) **ترجمہ**: اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے اُن میں جنہیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے اُن میں جنہیں تو نے عافیت دی اور میری سرپرستی فرما اُن لوگوں میں جن کی تو نے سرپرستی فرمائی اور میرے لئے اُن چیزوں میں برکت فرما جو تو نے عطا کی اور مجھے ان فیصلوں کے نقصان سے بچا جو تو نے کیے، اس لئے کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے (فیصلے کے) خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اور بیشک وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کا تو دوست بن جائے اور وہ معزز نہیں ہو سکتا جس سے تو دشمنی کرے، اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور نہایت بلند ہے۔

**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي**۔ **ترجمہ**: اے اللہ! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما،، مجھے ہدایت عطاء فرما،، مجھے عافیت نصیب فرما اور مجھے

رزق عطاء فرما۔(مسلم:2697)

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللَّهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَمِينِيْ، وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ ، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔ترجمہ: اے اللہ!میں آپ سے دنیاو آخرت میں عافیت کاسوال کرتاہوں،،اے اللہ!میں آپ سے اپنے دین و دنیا،اپنے اہل و عیال اور مال میں عافیت کا سوال کرتا ہوں،، اے اللہ! میرے عیوب کو چھپادے اور مجھے گھبراہٹ میں امن عطاء فرما، اے اللہ!میرے آگے، پیچھے،دائیں،بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما،اور میں تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں اِس بات سے کہ میں اپنے نیچے سے (دھنسنے وغیرہ کی صورت میں)ہلاک کر دیاجاؤں۔

**فائدہ:** حدیث میں آتاہے کہ نبی کریم ﷺ صبح وشام مذکورہ بالا دعاء کو کبھی ترک نہیں کرتے تھے۔(ابوداؤد:5074)

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ترجمہ:اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطاء فرما اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔(آسان ترجمہ قرآن)

## تیسرا ادب: محشر اور دوزخ کی گرمی کا اِستحضار اور اُس سے اللہ کی پناہ مانگنا:

دنیا کی گرمی دراصل آخرت کی گرمی اور جہنم کی آگ کی تپش کو یاد دلانے کا ایک ذریعہ ہے، تاکہ دنیا کی بے چین کر دینے والی گرمی، دہکتی ہوئی آگ، چلچلاتی ہوئی دھوپ اور

جھلسا دینے والی لُو کو دیکھ کر بندوں کو میدانِ محشر کی گرمی کا کسی قدر احساس ہو سکے، اور حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا کی آگ اور گرمی کی آخرت کی آگ اور گرمی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں۔ ذیل میں اِس سے متعلّق کچھ آیات اور روایات ذکر کی جارہی ہیں جن کو دل کی آنکھوں سے پڑھیئے اور گرمی کے موسم میں اِدھر اُدھر کے تبصروں اور تجزیوں کے بجائے اِن کا اِستحضار کیجئے، ان شاء اللہ یہ گرمی کا موسم آپ کیلئے فکرِ آخرت کا سبب اور ذریعہ ثابت ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں: تمہاری (دنیا کی) آگ دوزخ کی آگ کے ستّر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ تو دنیا کی آگ ہی (عذاب دینے کے لئے) کافی تھی (پھر اس سے بھی زیادہ حرارت و تپش رکھنے والی آگ پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟) آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: دوزخ کی آگ کو یہاں (دنیا) کی آگ انہتر (69) حصہ بڑھا دیا گیا ہے اور ان انہتر حصوں میں سے ہر ایک حصہ تمہاری (دنیا کی) آگ کے برابر ہے۔ (بخاری:3265)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں: دوزخیوں میں سے جو شخص سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا ہو گا اس کو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جن کے اوپر آگ کے دو تسمے ہوں گے (یعنی ان جوتیوں کے تلوے بھی آگ کے ہوں گے جو پیروں کے نیچے کے حصے میں ہوں گے اور ان کے تسمے بھی آگ کے ہوں گے جو پیروں کے اوپر کے حصے پر ہوں گے) اور ان دونوں (یعنی جوتیوں کے تلوؤں اور تسموں کی تپش و حرارت سے) اُس کا دماغ اس طرح جوش مارے گا جس طرح دیگ جوش کھاتی ہے۔ وہ شخص (دوسرے جہنمیوں سے واقف نہ ہونے یا عذاب کی

شدّت کی وجہ سے) یہ خیال کرے گا کہ اس سے زیادہ سخت عذاب میں کوئی مبتلا نہیں ہے، حالانکہ وہ سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا ہو گا۔(مسلم:213)

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: دوزخیوں میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک آگ ہو گی، کچھ لوگ وہ ہوں گے جن کے گھٹنوں تک آگ ہو گی، کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کی کمر تک آگ ہو گی اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کی گردن تک آگ ہو گی ۔(مسلم:2845)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: دوزخ کی آگ کو ایک ہزار برس جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی، پھر اُسے ایک ہزار برس تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی، پھر ایک ہزار برس اور جلایا گیا جس سے وہ سیاہ ہو گئی ہے پس اب دوزخ کی آگ بالکل سیاہ و تاریک ہے (جس میں نام کو بھی روشنی نہیں ہے)۔(ترمذی:2591)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: قیامت کے دن سورج کو مخلوق سے قریب کر دیا جائے گا حتی کہ وہ ان سے ایک "میل" کے فاصلے پر رہ جائے گا۔ حدیث کے راوی حضرت سلیم بن عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ میل سے مراد زمین کی مسافت ہے یا اس سے مراد وہ میل (سلائی) ہے جس کے ذریعہ آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے عمل کے مطابق پسینے میں ڈوبا ہوا ہو گا۔ ان میں سے کسی کا پسینہ اس کے ٹخنوں تک ہو گا، کسی کا پسینہ اس کے گھٹنوں تک ہو گا، کسی کا پسینہ اسکی کوکھ تک ہو گا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کسی کا پسینہ اسکو

لگام دے رہا ہو گا۔یعنی اس کے منہ تک ہو گا ۔(مسلم:2864)

ایک روایت میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین پر 70 ہاتھ تک پھیل جائے گا( اور وہ اس میں ڈوب رہے ہوں گے ) یہاں تک کہ وہ ان کے منہ تک یا کانوں تک پہنچ جائے گا ۔(مسلم:2863)

ایک اور روایت میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: قیامت کے دن سورج زمین کے قریب ہو جائے گا جس سے لوگ پسینہ پسینہ ہو جائیں گے ،پس کسی کی حالت یہ ہو گی کہ اُس کا پسینہ اُس کے ٹخنے تک پہنچے گا ،کسی کا پنڈلی کے آدھے حصے تک، کسی کا اُس کے گھٹنوں تک، کسی کا کمر تک، کسی کا کوکھ تک، کسی کا کندھوں تک، کسی کا اُس کی گردن تک، کسی کا اُس کے منہ کے درمیان تک پسینہ پہنچے گا، یہ کہتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھوں سے اِشارہ کرکے اِرشاد فرمایا کہ پسینہ اُس کے منہ کو لگام دیدے گا (یعنی اُس کے منہ تک پہنچ جائے گا)۔اور بعض لوگ ایسے ہوں گے کہ پسینہ اُن کو مکمل ڈھانپ لے گا۔یہ کہتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھوں کو اپنے سر کے اوپر سے سر پر لگائے بغیر دائیں سے بائیں گھماتے ہوئے اِشارے سے سمجھایا۔(مستدرک حاکم:8704)

## چوتھا ادب:توبہ واِستغفار کی کثرت

آجکل پوری دنیا میں موسمی تغیرات کا شور برپا ہے اور دنیا بھر کے موسمیات کے ماہرین کے مطابق کرّہ ارض میں بڑے پیمانے پر موسمیاتی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں، سردی کا موسم دیکھو تو وہ اپنی حدِّ اعتدال سے آگے بڑھ چکا ہے اور ریکارڈ کی برف باری ہونے

لگی ہے جس سے ہنگامۂ زندگی مفلوج اور معطّل ہو کر رہ جاتا ہے، گرمی کے موسم میں درجہ حرارت کئی کئی دہائیوں کے ریکارڈ سے تجاوز کرتا چلا جارہا ہے، ہیٹ اِسٹروک کی وجہ سے بکثرت اموات واقع ہو جاتی ہیں، بارشیں اپنے وقت پر نہیں ہوتیں یا ہوتی ہیں تو اِس قدر طوفانی ہوتی ہیں کہ اُن سے کئی کئی بستیاں اور دیہات صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں ،لوگوں کو اپنی جانوں اور مالوں سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے ۔ آئے دن کے زلزلوں اور طوفانوں کی وجہ سے کس قدر بڑے اور وسیع پیمانے پر لوگوں کی جانوں اور مالوں کا نقصان ہونے لگا ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ یہ سب کیوں اور کس لئے ہونے لگا؟؟ اللہ تعالیٰ نے تو کائنات کو انسان کیلئے مسخر کیا ہے اور نظامِ عالَم کو انسانیت کی نفع رسانی کیلئے قائم کیا ہے، لیکن کیا وجہ ہے کہ یہ مسخر ہونے والا نظامِ کائنات اچانک سے تغیّرات اور متنوّع تبدیلیوں کا شکار ہونے لگا۔۔۔!! محکمہ موسمیات اور دنیا بھر کے ماہرین اِس کی کوئی بھی وجہ اور سبب بیان کریں لیکن حقیقت یہی ہے جس کو قرآن کریم نے واضح کیا ہے کہ یہ سب لوگوں کے اعمال اور کرتوت کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾ اور تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے پہنچتی ہے اور بہت سے کاموں سے تو وہ درگذر ہی کرتا ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

اِس لئے تمام مصائب و آلام اور تکالیف کے اِزالے کیلئے سب سے بہترین اور زود اثر (جلد اثر انداز ہونے والا) حل یہی ہے کہ بندے انفرادی اور اجتماعی طور پر اللہ کو راضی کریں اور اپنے کیے پر شرمندگی اور ندامت کے ساتھ سچے دل سے توبہ واِستغفار

کریں، جب گناہ معاف ہوں گے تو اِن شاء اللہ تمام مسائل خود ہی حل ہو جائیں گے ،رکاوٹیں دور ہو جائیں گی اور ماحاحول و معاشرے میں ہر طرح کی ظاہری و باطنی خوشحالی آجائے گی۔اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾اور اے مؤمنو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔(آسان ترجمہ قرآن)

اِرشادِ نبوی ہے: جو استغفار کو اپنے اوپر لازم کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ نکال دیتا ہے۔ اور اسے ہر رنج و غم سے نجات دیتا ہے نیز اس کو ایسی جگہ سے رزق عطاء کرتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔(ابوداؤد:1518)

جب بندے استغفار میں لگے ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو روک لیتے ہیں ، چنانچہ اِرشادِ باری ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾اور (اے پیغمبر!) اللہ ایسا نہیں ہے کہ اِن کو عذاب دے جب تم ان کے درمیان موجود ہو اور اللہ اِس حالت میں بھی ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ استغفار کرتے ہوں۔(آسان ترجمہ قرآن)

ایک اور جگہ اِستغفار کے کئی فوائد ذکر کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَ يُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو،یقین جانو وہ بہت بخشنے والا ہے،وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور تمہاری خاطر نہریں مہیّا کرے گا۔(آسان ترجمہ قرآن)

کسی شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے خشک سالی کی شکایت کی ، آپ نے اُسے کہا: اِستغفار کرو، کسی دوسرے شخص نے اپنے فقر وفاقہ کا تذکرہ کیا، آپ نے اُسے بھی یہی کہا: اِستغفار کرو، ایک اور شخص نے اپنے لئے اولاد کی دعاء کی درخواست کی ، آپ نے اُسے بھی یہی تلقین کی کہ اِستغفار کرو، کسی نے اپنے باغ کے سوکھ جانے کی شکایت کی، آپ نے اُسے بھی یہی کہا: اِستغفار کرو۔ ہم نے اُن سے تمام پریشانیوں کے جواب میں ایک ہی علاج بتلانے کی وجہ دریافت کی تو حضرت نے فرمایا: میں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہہ رہا بلکہ اِس کو تو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورہ نوح کے اندر اِرشاد فرمایاہے: ﴿اِسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كانَ غَفَّاراً يُرْسِلِ السَّماءَ عَلَيْكُمْ مِدْراراً﴾۔(تفسیر قرطبی:18/302)

مذکورہ بالا نصوص سے معلوم ہوا کہ گرمی کی شدّت ہو یا کوئی اور پریشان کُن صورتحال ، تمام مسائل کا حل اِسی میں ہے کہ بندے توبہ واِستغفار کی کثرت کریں، اِن شاء اللہ اِس کی برکت سے ہر مشکل آسان اور ہر پریشانی دور ہو جائے گی۔

## پانچواں ادب: پیاسے کو پانی پلانا

گرمی کے موسم میں ایک بہت ہی اہم اور نفع مند کام یہ ہے کہ پیاسوں کو پانی پلایا جائے، اور اُس میں اپنے پرائے، کافر و مسلمان، نیک و بد، حتی کہ اِنسان و حیوان کی تفریق سے بھی بالاتر ہو کر پانی پلانے کا اہتمام اور انتظام کیا جائے۔ احادیثِ طیبہ میں اِس کے بڑے فضائل وارد ہوئے ہیں گرمی کے موسم میں اُن فضائل کو حاصل کرنے کا بڑا قیمتی موقع ہوتا ہے۔ ذیل میں اِس سلسلے کے چند فضائل ملاحظہ فرمائیں:

## پانی پلانا صدقہ کی افضل ترین شکل ہے:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْجَبُ إِلَيْكَ؟" کون سا صدقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: لوگوں کے لیے پانی صدقہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔(ابوداؤد:1679)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور دریافت کیا: "إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟" میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے کیا میں اُن کی طرف سے صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جی ہاں! حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: "فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟" کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "سَقْيُ الْمَاءِ" پانی پلانا۔(طبرانی کبیر:5379)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر اور افضل صدقہ کے بارے میں دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی افضل صدقہ ہے، چنانچہ انہوں نے ایک کنواں کھودوایا اور اس کے پانی کو عام مسلمانوں کے لیے وقف کرکے فرمایا: "هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ" اس کا ثواب میری والدہ کو پہنچے۔(ابوداؤد:1681)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: انسان کے جسم میں تین سوساٹھ(360) جوڑ ہیں اور روزانہ ہر جوڑ پر ایک صدقہ لازم ہوتا ہے۔ پھر اِرشاد فرمایا: "الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ يَتَكَلَّمُ بِهَا الرَّجُلُ صَدَقَةٌ، وَعَوْنُ الرَّجُلِ أَخَاهُ عَلَى الشَّيْءِ صَدَقَةٌ، وَالشربةُ مِنَ الْمَاءِ يَسْقِيهَا صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ" اچھی بات بولنا بھی صدقہ ہے، کسی آدمی کا اپنے بھائی کی کسی چیز

میں تعاون کر دینا بھی صدقہ ہے، پانی کا ایک گھونٹ پلانا بھی صدقہ ہے، راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے ۔(طبرانی کبیر:11027)

## پانی پلانا اجر و ثواب کا باعث:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"**إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَقَى امْرَأَتَهُ الْمَاءَ أُجِرَ**"بیشک جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اُسے (اس پر بھی) اجر دیا جاتا ہے۔راوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو پانی پلایا اور اُسے نبی کریم ﷺ کا فرمان سنایا۔(طبرانی کبیر:18/258)

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی بیماری میں (عیادت وخدمت کیلئے)حاضرِ خدمت ہوا اور سوال کیا:"**أَرَأَيْتَ الضَّالَّةَ تَرِدُ عَلَى حَوْضِ إِبِلِي، هَلْ لِي أَجْرٌ أَنْ أَسْقِيَهَا؟**"یارسول اللہ! وہ بھٹکے ہوئے اونٹ جو میرے حوض پر آئیں تو کیا مجھے ان کو پانی پلانے پر اجر وثواب ملے گا؟ جبکہ میں نے وہ پانی اپنے اونٹوں کے لئے بھرا ہو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"**نَعَمْ، فِي الْكَبِدِ الْحَرَّى أَجْرٌ**"ہاں! ہر تر جگر رکھنے والے میں اجر وثواب ہے۔(مسند احمد:17588)

## پیاسے مسلمان کو پانی پلانا جنّت کی خالص مہر لگی شراب سے سیر ابی کا ذریعہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"**أَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَإٍ، سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ**"جو شخص کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی خالص شراب جس پر مہر لگی ہو گی اس سے سیر اب فرمائے گا۔(ابوداؤد:1682)

**پانی مہیّا کرنا جنّت واجب ہونے کا ذریعہ ہے:**

ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ" یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہو سکوں، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "قُلِ الْعَدْلَ وَأَعْطِ الْفَضْلَ" انصاف کی بات کہا کرو اور ضرورت سے زائد چیزیں ضرورت مند کو دے دیا کرو، اس نے عرض کیا کہ اگر مجھے اس کی طاقت نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "فَأَطْعِمِ الطَّعَامَ وَأَفْشِ السَّلَامَ" لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو عام کرو، انہوں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ بھی نہ ہو سکے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟" تمہارے پاس اونٹ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: "فَانْظُرْ بَعِيرًا مِنْ إِبِلِكَ وَسِقَاءً وَانْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ لَا يَشْرَبُونَ الْمَاءَ إِلَّا غِبًّا فَاسْقِهِمْ فَإِنَّكَ لَعَلَّكَ أَنْ لَا يَنْفُقَ بَعِيرُكَ وَلَا يَنْخَرِقَ سِقَاؤُكَ حَتَّى تَجِبَ لَكَ الْجَنَّةُ" اونٹ اور مشکیزہ لے لو، اور ایسے گھروں میں پانی پہنچاؤ جس میں رہنے والے روزانہ پانی نہ پیتے ہوں (یعنی اُنہیں روزانہ پینے کیلئے پانی نہیں ملتا)، اس کام میں نہ تیرا اونٹ مرے گا اور نہ مشکیزہ پھٹے گا اور تمہارے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ (مسند ابو داؤد طیالسی: 1458)

**پیاسے کو سیراب کر دینا جنّت کے دروازے کھل جانے کا سبب ہے:**

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: "مَنْ سَقَى عَطْشَانَ فَأَرْوَاهُ فُتِحَ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ: ادْخُلْ مِنْهُ، وَمَنْ أَطْعَمَ جَائِعًا فَأَشْبَعَهُ وَسَقَى عَطْشَانَ فَأَرْوَاهُ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلُّهَا فَقِيلَ لَهُ: ادْخُلْ مِنْ أَيِّهَا شِئْتَ" جس نے پیاسے کو پانی پلا کر سیراب کر دیا اُس کیلئے جنّت کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور

(قیامت کے دن) اُس سے کہا جائے گا اس سے داخل ہو جا اور جس نے کسی بھوکے اور پیاسے کو کھانا کھلا کر سیر اور پانی پلا کر سیراب کر دیا تو اُس کیلئے جنّت کے سارے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اُسے (قیامت کے دن ) کہا جائے گا: تو جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔ (طبرانی کبیر: 22/375)

## پانی پلانا مغفرت کا باعث ہے:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ''بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ العَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا، فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ العَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ، فَسَقَى الكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ'' ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا، اُسے پیاس لگی وہ ایک کنویں میں اترا اور اس سے پانی پیا، کنویں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے، اس نے کہا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہو گی جیسی مجھے لگی تھی، چنانچہ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا پھر اس کو منہ سے پکڑا پھر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا اللہ نے اس کی نیکی قبول کی، اور اس کو بخش دیا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جانوروں میں بھی ہمارے لئے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ'' ہر تر جگر والے (جاندار) میں ثواب ہے۔ (بخاری: 2363)

## پانی پلانا غلام آزاد کرنے اور انسان کو زندہ کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے

دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ! "مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟" کن کن چیزوں سے کسی کو روکنا جائز نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانی، نمک اور آگ لینے سے کسی کو روکنا درست نہیں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: حضور! پانی کی ضرورت واہمیت اور اسے روک لینے سے ہونے والے نقصان کا علم تو ہے، لیکن نمک وآگ میں تو ویسی بات نہیں پائی جاتی ہے، پھر اس کا روک لینا کیوں جائز نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ أَعْطَى نَارًا،فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا أَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ،وَمَنْ أَعْطَى مِلْحًا، فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا طَيَّبَ ذَلِكَ الْمِلْحُ، وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ،حَيْثُ يُوجَدُ الْمَاءُ،فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً، وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ،حَيْثُ لَا يُوجَدُ الْمَاءُ، فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا" اے حمیراء! جو اللہ کے واسطے کسی کو آگ دیتا ہے تو گویا اس نے اس آگ سے پکی ہوئی تمام چیزوں کا صدقہ کیا اور جس نے اللہ کی رضا کے واسطے کسی کو نمک دیا تو اس نے گویا ان تمام کھانوں کا صدقہ کیا جس میں وہ نمک ڈالنے سے لذیذ ہوا ہے اور جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی دستیاب ہے تو اس نے ایک غلام کو آزاد کیا اور جس نے ایسی جگہ کسی مسلمان کو پانی پلایا جہاں پانی نہیں ملتا تو گویا اس نے ایک انسان کو زندہ کرنے کا ثواب حاصل کر لیا۔(ابن ماجہ:2474)

حدیث قدسی ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:"يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ، فَلَمْ تَسْقِنِي" اے ابن آدم! میں نے تم سے پانی مانگا تھا، لیکن تم نے مجھے پانی نہیں پلایا!! بندہ عرض کرے گا:"يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ" خدایا! آپ تو سب کے پالنہار ہیں، سب کو آپ پانی

پلاتے ہیں، اور آپ کو پانی کی حاجت بھی نہیں ہوتی، میں آپ کو کیسے پانی پلا سکتا تھا؟!

اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

”اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ،أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي“ تجھ سے میرے فلاں بندہ نے پانی مانگا تھا، لیکن تم نے اس کو پانی نہیں پلایا، اگر تم اس کو پانی پلا دیتے تو اس کا ثواب آج تم ہمارے پاس پاتے ۔(مسلم:2569)

## پانی پلانا مسلمان کے لازمی حقوق میں سے ہے:

ایک روایت میں مسلمان کے مسلمان پر جو چھ حقوق ذکر کیے گئے ہیں اُن میں سے ایک حق یہ بھی ذکر کیا گیا ہے ”اِذَا عَطِشَ أَنْ يَسْقِيَهُ“ کہ جب وہ پیاسا ہو تو اُسے پانی پلائے۔(شرح مشکل الآثار:531)

## پانی سے منع کرنے پر وعید:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:”ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ العَصْرِ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ: اليَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ“ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ بات کرے گا اور نہ ہی ان پر نظرِ رحمت فرمائے گا، ایک تو وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنے سامان کو فروخت کرتا ہے؛ تاکہ زیادہ سے زیادہ اس کی قیمت وصول کر سکے، دوسرا وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد جھوٹی قسم کھائے، تاکہ کسی مسلمان کے مال کو ہڑپ لے اور تیسرا وہ شخص جو اپنی ضرورت سے زائد پانی کو لینے سے دوسروں کو روکے، ایسے شخص کو اللہ

تعالیٰ قیامت کے دن کہے گا کہ جس طرح تم نے دنیا میں زائد پانی سے دوسروں کو روکا تھا، جب کہ اس میں تمہارے عمل کا کوئی دخل نہیں تھا، آج میں تم کو اپنے فضل سے محروم رکھوں گا اور اپنا فضل تم پر نہیں کروں گا ۔(بخاری:2369)

## چھٹا ادب: ماتحتوں کے ساتھ نرمی اور آسانی کا برتاؤ:

گرمی کے موسم میں اپنے ماتحتوں کے ساتھ نرمی، آسانی اور حُسنِ سلوک کا برتاؤ کرنا چاہیئے، کیونکہ وہ بھی بہر حال اِنسان ہیں، گرمی کی شدّت اور سورج کی تپش اُنہیں بھی لگتی ہے، چلچلاتی ہوئی دھوپ میں اُنہیں بھی چبھن کا احساس ہوتا ہے اور تھکاوٹ کا شکار ہوکر اُن کا دل بھی کچھ دیر سُستانے اور آرام کرنے کا کرتا ہے، لہٰذا اُنہیں اپنی طرح کا ہی ایک انسان سمجھنا اور اُس جیسا سلوک کرنا چاہیئے۔

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔(ترمذی:1924) ایک اور روایت میں ہے: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُس پر رحم نہیں کرتے۔(ترمذی:1922)

## خُدّام اور ماتحتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید:

نبی کریم ﷺ کا آخری کلام جو دنیا سے جاتے ہوئے تھا وہ یہ تھا "**الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ**" یعنی نماز کا خیال رکھو اور اپنے ماتحتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔(ابوداؤد: 5156)

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی وفات سے پانچ دن قبل یہ سنا، آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے: اپنے ماتحتوں کے بارے میں

اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اُن کے پیٹ بھرا کرو، اُنہیں کپڑے پہنایا کرو اور اُن کے ساتھ نرمی سے گفتگو کیا کرو۔(طبرانی کبیر:19/ 41)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین چیزیں جس کے اندر ہونگی اللہ تعالیٰ اُس پر اپنی رحمت کے بازو کھول دیں گے: ایک یہ کہ کمزوروں پر نرمی کا معاملہ کرنا، دوسرا والدین پر شفقت کرنا، اور تیسرا غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔(ترمذی:2494)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: غلام کے لئے کھانا اور کپڑا ہونا چاہیئے اور اُسے اُتنے ہی اور اُسی کام کا مکلّف بنانا چاہیئے جس کی وہ طاقت رکھتا ہے۔(مسلم: 1662)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: جب تم میں سے کسی کا خادم اُس کے لئے گرمی اور دھواں برداشت کرکے کھانا بنائے تو مالک کو چاہیئے کہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھانے کے لئے بٹھائے اگر وہ انکار کرے تو ایک لقمہ ہی اُس کو کھلا دے۔(ترمذی:1853)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: یہ غلام و خدام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالی نے انہیں تمہارا ماتحت بنایا ہے، پس جس کا بھائی اُس کے ماتحت (غلام یا خادم) ہو اُسے چاہیئے کہ اُسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور اُس کو اُس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہ بنائے، اگر بنادے تو اُس کی مدد کرے۔(ترمذی: 1945)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: تم اپنے خادم سے اُس کے کام میں جو بھی تخفیف (ہلکا) کرو گے تمہارے لئے یہ نامہ اعمال میں اجر کا باعث ہو گا۔(صحیح ابن حبان:4314)

## ساتواں ادب: غصہ کو قابو میں رکھنا

گرمی کے موسم میں بکثرت یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ مزاج میں چڑچڑاپن آجاتا ہے اور انسان بات بات پر غصہ کرنے اور چیخنے چلانے یا گالم گلوچ پر اُتر آتا ہے چنانچہ گھروں

کے اندر بھی اور باہر سڑکوں اور شاہراہوں اور بازاروں میں بھی چھوٹی چھوٹی بات پر لڑتے ہوئے بہت سے لوگ نظر آتے ہیں، جن کے اندر قوّتِ برداشت کم اور تحمّل کا جذبہ ناپید ہو جاتا ہے حالآنکہ یہ اخلاقی و شرعی طور پر کسی طرح درست نہیں، اِنسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوق بنایا ہے اُسے وسیع الظرف اور متحمّل مزاج ہونا چاہیئے۔

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے کسی وصیت کی درخواست کی ، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ مت کرو، اُس نے پھر وہی سوال کئی مرتبہ کیا، آپ ﷺ ہر مرتبہ یہی ارشاد فرماتے رہے کہ غصہ مت کرو۔(بخاری:6116)

## غصہ کی مُمانعت وقباحت:

حدیث میں ہے: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ مجھے کسی چیز کا حکم دیجئے، لیکن بہت زیادہ نہ بتایئے تاکہ میں سمجھ سکوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ مت کرو، غصہ مت کرو۔(مسند احمد: 8744)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ مجھے ایسا کوئی عمل بتایئے جس میرے لئے جنت میں داخل ہونے کا سبب بن جائے ۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ مت کرو اور تمہارے لئے جنت ہے۔(طبرانی اوسط: 2353)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے ، ایک شخص نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کوئی تکلیف دہ بات کہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خاموش رہے، پھر اُس نے کہا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خاموش رہے ، پھر تیسری مرتبہ اُس نے کہا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُسے جواب دیدیا۔ نبی کریم ﷺ یہ دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا

کہ یارسول اللہ !کیا آپ کو مجھ سے ناگواری ہوئی ہے ؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ آسمان سے اُتر کر مستقل اُس کی بات کی تکذیب کر رہا تھا اور تمہاری جانب سے اُسے جواب دے رہا تھا، جب تم نے اُسے جواب دیدیا تو شیطان آگیا، پس اب جبکہ شیطان آگیا تو میں نہیں بیٹھ سکتا۔(ابوداؤد:4896)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سے یہ سوال کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے غضب سے کون سی چیز دور کر سکتی ہے ؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: غصہ مت کرو۔(مسند احمد: 6634)

نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: غصہ جہنم کی آگ کا ایک انگارہ ہے جو ابنِ آدم کے قلب میں سلگتا ہے، کیا تم اُس کی آنکھوں کی سُرخی نہیں دیکھتے اور اُس کی گردن کی پھولی ہوئی رگیں نہیں دیکھتے۔(ترمذی: 2191)

نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: بے شک غصہ ایمان کو ایسے فاسد کر دیتا ہے جیسے اِیلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔(شعب الایمان:7941)

## غصہ چھوڑنے پر ملنے والے انعامات اور فضائل:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: جو شخص غصہ کو نافذ کرنے پر قادر ہونے کے باوجود اپنے غصہ کو پی جائے اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن برسرِ عام تمام مخلوق کے سامنے اختیار دیں گے کہ وہ جس حور کو لینا چاہے لے لے۔(ترمذی: 2493)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: جو اپنے غصہ کو روکے اللہ تعالیٰ اُس سے اپنے عذاب کو روک دیں گے۔(مسند ابو یعلیٰ:4338)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر و ثواب کے اعتبار سے کوئی گھونٹ اُس غصہ کے گھونٹ سے بڑھ کر نہیں ہے جو انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پی جائے۔(ابن ماجہ:4189)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:پہلوان وہ نہیں جو لڑائی کے وقت دشمن کو پچھاڑ دے، پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔(بخاری:6114)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:پہلوان وہ نہیں جو لوگوں پر غالب آجائے،پہلوان تو وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آجائے۔(صحیح ابن حبان:717)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے دن ایک منادی آواز لگائے گا کہ جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ جنت میں داخل ہو جائے، پس وہ شخص کھڑا ہو گا جس نے اپنے بھائی کو معاف کردیا تھا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:"فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ" تلاوت فرمائی۔(شعب الایمان: 7960)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: تین چیزیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمت کی آغوش میں ٹھکانہ دیں گے،اُس پر اپنی رحمت کا پردہ فرمائیں گے اور اُسے اپنی محبّت میں داخل کریں گے، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ !وہ کیا ہیں ؟آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:ایک تو وہ شخص جس کو جب دیا جائے تو وہ شکر اداء کرے،دوسرا جب وہ قادر ہو تو معاف کردے اور تیسرا یہ کہ جب غصہ آئے تو ٹھنڈا ہو جائے۔(مستدرک حاکم:433)

ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:کسی کو معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندہ کی عزّت میں اضافہ ہی کرتے ہیں۔(شعب الایمان: 7975)

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل قدرت کے باوجود معاف کردینا غصہ کے ٹھنڈا ہوجانا اور اللہ کے بندوں کے ساتھ نرمی کرنا ہے۔(شعب الایمان: 7968)

حضرت ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں اِسلام کی بڑی علامتوں میں سے ہیں: ایک اہلِ اسلام کو دیکھنا، دوسرا مسلمانوں کو تکلیف کو دور کرنا اور تیسرا قدرت باوجود برائی کرنے والوں کو معاف کردینا۔(شعب الایمان: 7973)

حضرت سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تین چیزیں جس میں ہوں اُس نے اپنے ایمان کو کامل کرلیا: غصہ کی حالت میں حق سے نہ نکلنا، خوشی کی حالت میں باطل کی طرف نہ جانا اور قدرت ہوتے ہوئے بھی اپنے حق سے زیادہ نہ لینا۔(شعب الایمان: 7976)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے: بندہ ایمان کی حقیقت تک رسائی حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ اللہ ہی کیلئے غصہ کرے اور اللہ ہی کیلئے راضی ہو، پس جب اُس نے یہ کام کرلیا تو درحقیقت اُس نے ایمان کی حقیقت کا حق اداء کردیا اور بیشک میرے محبوب اور دوست بندے وہ ہیں جن کا تذکرہ کیا جاتا ہے میرے تذکرہ کے ساتھ، اور میرا تذکرہ کیا جاتا ہے اُن کے تذکرہ کے ساتھ۔(طبرانی اوسط:651)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جس نے اپنے غصہ کو دور کیا(یعنی اس کے تقاضے پر عمل نہیں کیا) اللہ تعالیٰ اُس سے اپنے عذاب کو دور فرمادیں گے، اور جس نے اپنی زبان کو(شر سے) محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ اُس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔(طبرانی اوسط:1220)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جس نے اپنی زبان کو (اُس کے شر سے) محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ اُس کی پردہ پوشی فرمائیں گے، اور جس نے اپنے غصہ کو روکا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے اپنے عذاب کو روک دیں گے اور جس نے اللہ تعالیٰ سے عُذر خواہی کی اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اُس کے عُذر کو قبول فرمائیں گے۔(شعب الایمان:7958)

☆..............☆..............☆